# 6388-خاوند کے رشتہ داروں کی بیوی کی زندگی میں دخل اندازی کی حد کیا ہے

## سوال

اسلام میں خاوند کے بہن بھائیوں کے کیا حقوق ہیں، کیا ساس اور سسر کی طرح خاوند کے بھائیوں کا بھی اطاعت کا حق ہے ؟
کیا انہیں میرے کمرے میں انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ اجازت یا بغیر اجازت داخل ہوں ؟
میں کس حد تک ان کی اطاعت کروں کپڑے دھونے، اور کھانا وغیرہ تیار کرنے اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور گھر سے نکلنے میں بھی ان کی اطاعت ہے، اور کیا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہماری ازدواجی زندگی میں دخل اندازي کریں ؟
کیا ہمارے کام اور رہن سہن، تعلیم و تربیت وغیرہ میں بھی ان کا حق ہے، اور کیا مجھے اپنے میکے جانے کے لیے ان کی اجازت درکار ہوگی ؟
اور کیا انہیں ہماری زندگی کی تفصیل کی معرفت کا بھی حق ہے، اور کیا میں اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے مصافحہ کرنے میں ان کی اطاعت کروں ؟
اور کیا میرے اور خاوند کے لیے ایسی شادیوں میں جانا جائز ہے جہاں برائی ہو ؟

## پسندیدہ جواب

بیوی پر خاوند کے رشتہ داروں کی اطاعت کرنا واجب نہیں چاہے وہ ساس ہو یا سسر، یا پھر نند ہو یا دیوران کی کسی بھی چیز میں اطاعت کرنی واجب نہیں لیکن اگر وہ کسی واجب اور شرعی چیز کا حکم دیں یا کسی غیر شرعی اور حرام چیز سے روکیں تو پھر اس میں اطاعت واجب ہے چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا یا کوئی اور بھی کیوں نہ ہو۔

اور خاوند کی اطاعت تو بیوی پر واجب ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔۔} النساء (34)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی خاوند کے بیوی پر حقوق کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

بلاشبہ اللہ تعالی نے بیوی پر خاوند کا حق اور اس کی اطاعت واجب کی ہے، اور بیوی پر خاوند کی نافرمانی حرام ہے اس لیے کہ اسے اللہ تعالی نے بیوی پر فضیلت دی ہے۔ اھ تفسیر ابن کثیر (493/1)۔

آپ کے دیوروں میں کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے کمرہ یا پھر گھر میں داخل ہو، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ کسی اور کے گھر میں اس وقت تک نہ جاؤ جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو، یہی تمہارے لیے بہتر اور اچھا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو} النور (27)

اور اگر ان میں سے کوئی بھی آپ کے اجازت سے گھر میں داخل ہو اور وہ آپ کا محرم بھی نہیں مثلا دیور تو اس میں شرط ہے کہ آپ کے محرم کا موجود ہونا ضروری ہے تاکہ آپ کے درمیان خلوت پیدا نہ ہو جو کہ حرام ہے، اور پھر آپ بھی شرعی پردہ میں ہوں اور فتنہ کا بھی ڈر نہ ہو۔

ان شروط کے باوجود افضل اور بہتر اور دل کو صاف رکھنے اور شک وشبہ سے بچنے کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ وہ آپ کے کمرہ میں نہ داخل ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورجب تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اوران کے دلوں کے لے کامل پاکیزگی یہی ہے} الاحزاب (53) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری آدمی کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیور کے بارہ میں توبتائیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیور تو موت ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (دیور تو موت ہے ) کا معنی ہے کہ دوسروں سے زیادہ اس سے خدشہ اور برائی اور فتنہ اس سے زیادہ متوقع ہے ، اس لیے کہ عورت کے پاس جانے اوراس سے خلوت کرنا اس کے لیے ممکن ہے اوریہ ایسا معاملہ ہے کہ اس پر کوئی انکار بھی نہیں کرتا لیکن اگر کوئی اجنبی ہو تو اس کے لیے یہ ممکن نہیں ۔

اور حمو سے مراد خاوند کے آباء واجداد اوراولاد کے علاوہ دوسرے رشتہ دار مراد ہیں ، خاوند کے آباء واجدا اوراس کی اولاد تو بیوی کے لیے محرم ہیں ان کے لیے خلوت جائز ہے ، جنہیں موت کا وصف نہیں دیا جاسکتا ، بلکہ اس سے مراد خاوند کے بھائی ، بھتیجے ،چچا ، اورچچا کے بیٹے وغیرہ جوکہ اس کے محرم نہیں وہ مراد ہیں ۔

اوران کے بارہ میں لوگوں کو تساہل کی عادت ہے ، اوربھابھی اپنے دیور سے خلوت کرتی ہے ، اوریہی موت ہے ، اوراجنبی سے بھی اس کا منع کرنا اولی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ۔ اھ

۔

ان سب کے لیے یہ جائز نہیں اورنہ ہی ان کا حق ہے کہ آپ کوان کاموں پر جو آپ نے ذکر کیے ہیں مجبور کریں مثلا کھانا پکانے یا پھر آپ کے لباس کے بارہ میں یا اس کے علاوہ کوئی اورکام اور تعلیم وتربیت وغیرہ ۔ ۔ صرف یہ ہے کہ وہ بطور نصیحت اوراچھی بودباش کے لیے وہ آپ کو اس کے بارہ میں کہہ سکتے ہیں نہ کہ اجباری طور پر ۔

اوران کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ آپ اورآپ کے خاوند کے خصوصی معاملات میں دخل اندازي کریں ، لیکن اگر انہوں نے آپ کے خاوند کو اس پر مطمئن کرلیا کہ آپ مباح اورجائز قسم کی راحت حاصل کرنے کے لیے بھی گھر سے نہ نکلیں اورخاوند آپ کو گھر میں ہی رہنے کا کہے تو پھر آپ اپنے خاوند کی اطاعت کریں اور صبر کرتے ہوئے اللہ تعالی سے ثواب کی نیت کریں ۔

اپنے میکے جانے کے لیے بھی آپ پر یہ لازم نہیں کہ آپ ان میں سے کسی ایک سے اجازت طلب کریں اورنہ ہی ان کا یہ حق ہے ، بلکہ آپ پر واجب آپ پر واجب تو یہ ہے کہ اپنے خاوند سے اجازت لیں اگر وہ اجازت دیتا ہے تو پھر ان میں سے کسی ایک سے بھی اجازت لینی واجب نہیں ۔

اوراسی طرح وہ آپ دونوں کی ازدواجی زندگی کی تفصیلات کی معرفت کا بھی کوئی حق نہیں رکھتے ، اورآپ کے خاوند کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ آپ اوراس کے مابین استمتاعی رازانہیں بتائے ۔

آپ کے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنے والدین کی ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرے ، اورآپ کو بھی اس میں اس کا مددگار معاون بننا چاہیے ، اورآپ اپنے خاوند اوراس کے والدین کے درمیان قطع تعلقی کا سبب بننے کی کوشش نہ کریں ، بلکہ صلہ رحمی میں اس کا تعاون کریں ، ان شاء اللہ آپ کو اس انجام اور نتیجہ اپنی اولاد میں پائیں گی ۔

آپ کے خاوند کوچاہیے کہ وہ اپنے والدین کی ضرورت کے مطابق زیارت کرتا رہے اورانہیں ملتا رہے، ہوسکتا ہے کہ والدین کو اپنے بیٹے کی زیادہ ضرورت ہو مثلا وہ بیمار ہوں تو آپ کے خاوند کواس کا خیال رکھنا چاہیے۔

ساس اورسسر کی خدمت کرنا آپ پر واجب تو نہیں لیکن اگر آپ ان کے ساتھ حسن سلوک اوراحسان کرتے ہوئے اورا پنے خاوند کوخوش کرنے کے لیے کرتی ہیں تو یہ آپ کے لیے بہتر اوراچھا ہے، اللہ تعالی ان شاء اللہ آپ کواس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا، اورپھر اس وجہ سے آپ اپنے خاوند اوراس کے گھر والوں کے سامنے دنیا میں بھی ایک مقام حاصل کریں گی، اوران شاء اللہ آخرت میں بھی آپ کے درجات بلند ہوں گے۔

اور مستقل رہائش کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کے خاوند پرواجب ہے کہ وہ آپ کے لیے ایسی رہائش کا انتظام کرے جس میں آپ مستقل طور پر رہ سکیں، لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ اگر گھر بہت بڑااور کھلا ہے اوراس میں آپ سب رہ سکتے ہوں تووالدین اورآپ اکٹھے رہیں اس میں آپ پر کوئی ضرواور نقصان نہیں۔

اوریہ کہ آپ کی زندگی ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کے ماتحت رہے توآپ کی ساس اورسسر کو یہ حق نہیں کہ وہ آپ دونوں پر مسلط ہوئے رہیں، آپ اپنے خاوند کواچھے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر تووہ اس معاملہ کوختم کرسکے تواچھی بات وگرنہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آپ اس کے گھر والوں سے حکمت ودانش مندی سے بات کریں، اوراگرپھر بھی وہ نہ مانیں توآپ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اوراللہ تعالی سے اجروثواب کی نیت رکھیں۔

آپ کا اپنے محرم مردوں کے علاوہ دوسروں سے مصافحہ کرنا حرام ہے، اس میں آپ کسی کی بھی بات نہ مانیں، اس لیے کہ خالق کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں، آپ اجنبی عورت کے مصافحہ کے بارہ میں حکم جاننے کے لیے سوال نمبر (21183) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

آپ اورآپکے خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ شادی کی ایسی تقریبات میں شرکت کرے جہاں پر معاصی اورگناہ کے کام ہوں، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (10957) کے جواب کا مراجعہ کریں۔

اورآخری بات یہ ہے کہ۔۔۔

خاوندوں کوہماری یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی اوران کی اطاعت کریں اورجب وہ اللہ تعالی کی حدود پھلانگنے لگیں تواس میں ان کی اطاعت نہ کریں اورنہ ہی ظلم کرنے پران کی معاونت کریں، اوراس ظلم میں بہوپر ظلم بھی شامل ہے۔

خاوندوں کوچاہیے کہ وہ اپنے والدین سے احسن اندازمیں مجادلہ اور گفتگو کریں، اوراللہ تعالی اطاعت اوران کے درمیان حائل ہونے کی کوشش نہ کریں، اورانہیں حق کے بارہ میں جرات مند ہونا چاہیے، اورجولوگ ان کے گھروں میں شریعت کی تطبیق اوراسے نافذ کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں انہیں ان کا مقابلہ کرنا چاہیے، اس لیے کے مسلمان توسوائے قرآن اورسنت کے علاوہ کسی کے سلطہ کوتسلیم نہیں کرتا، اورانہیں ان لوگوں سے احتراز کرنا اوربچنا چاہیے جوانہیں برائی کی دعوت دیتے ہیں۔

اوراگرخاوند یہ دیکھے کہ شرعی مصلحت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے گھر والوں اور بیوی کے گھر میں دوری ہونی چاہیے توایسا کرنے میں کوئی حرج اورنقصان نہیں بلکہ اسے ایسا کرنا چاہیے۔

اورہمارے اخلاق اورسینے کھلے اوروسیع ہونا ضروری ہیں، اورہمارے اندرایک دوسرے کے لیے برداشت کا مادہ بھی ہونا چاہیے، اورآپس میں ایک دوسرے کے فضل کونہیں بھولنا چاہیے، اورہمیں نیکی کا حکم کرنااورصبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اوربرائی اوربرے سلوک کونیکی اوراچھے سلوک سے ختم کرنا چاہیے، اوراللہ تعالی کے بندوں کوہم وہ بات کہیں جواچھی ہوتاکہ ہم اللہ تعالی سے بھی اچھی ملاقات کرسکیں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم.